قومی ایوارڈ یافتہ مقالہ

جناب ابرار خٹک *

آخری قسط

''مفاہمتی عمل کے لئے پائیدار حکمتِ عملی کی تشکیل تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں''

ان میں خصوصاً معاہدۂ جہنیہ' معاہدۂ ابوا' معاہدۂ بواط' معاہدۂ بنومدلج' معاہدۂ اشجع' معاہدۂ بنوغفار' ثعلبہ بن حصن سے معاہدہ' رؤسائے غطفان سے معاہدہ' سینٹ کیتھرائن سے معاہدہ' معاہدۂ خزاعہ' معاہدۂ خیبر' معاہدۂ فدک' معاہدۂ وادی قریٰ' معاہدۂ تیما' معاہدۂ بنوعریضہ و بنوعازیہ' معاہدۂ حدیبیہ کی تنسیخ اور اس کے بعد معاہدۂ مکہ (اعلان عام)' معاہدۂ مزینہ' معاہدۂ جُرش' معاہدۂ اسلم' معاہدۂ ثقیف' معاہدۂ دومۃ الجندل' معاہدۂ ایلہ' معاہدۂ جربا' معاہدۂ اذرح' معاہدۂ مقنا' معاہدۂ نجران' معاہدۂ تبالہ' معاہداتِ بنی الحرقہ و بنی الجرمز وغیرہ جیسے معاہدات کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے نامہ ہائے مفاہمت (دعوتِ اسلام بسلاطینِ عظام):

صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے بین الاقوامی معاملات کو سنوارنے کے لیے سلاطین' امراء و والیانِ ریاست کو مفاہمت (دعوتِ اسلام) کے خطوط لکھے' جو حجاز اور اس سے ملحقہ علاقوں پر حکومت کرتے تھے۔ ان میں خود مختار ریاستیں بھی تھیں اور کچھ حکومتِ روم و ایران کے زیرِ انتظام بھی۔ ان ممالک میں انسان بادشاہوں کے دستِ نگر' مطیع اور محکوم تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے فلسفۂ انسانیت کی بنیاد پر رنگ' نسل' اعلیٰ و برتر کے امتیازات ختم کرنے کے لیے اسلام کے منشور معاشرتی' سیاسی' ذہنی' فکری و روحانی آزادی اور عالمگیر اخوت و مساوات کی خاطر ان کو دعوتِ اسلام دی۔ ان خطوط میں آپ ﷺ نے حکمت و تدبّر کی بے مثال روایت قائم کی۔ سلاطین' امرا و والیانِ ریاست کے مقام و حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سفارتی آداب کی نئی قدریں متعارف کیں۔ ہر مقام کے لیے متعلقہ زبان سے آشنا سفرا کا انتخاب کیا۔ اللہ' محمد اور رسول کے الفاظ و مہر کے ساتھ ''اسلام لاؤ' سلامتی پاؤ گے!'' سے ان کو مخاطب کیا۔ عیسائی فرمان رواؤں کے نام مکتوبات میں قرآن کی یہ آیت درج ہوتی:

''اے اہلِ کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے' کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں' اس کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے۔'' (۱۰۰)

آپ ﷺ کا ہر مکتوب مفاہمت کے لیے پہلا قدم ثابت ہوتا رہا' جسے احادیث کی صورت' تاریخ نے رہتی دنیا تک محفوظ کرلیا؛ وہ خطوط درج ذیل خصوصیات کی حامل رہیں:

• سلاطین، امرا و والیانِ ریاست کے مقام و حیثیت کو ملحوظ رکھا گیا۔

• ان کے مذہب (الہامی) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا، اور برحق ہونے کی گواہی دی۔

• سیدھی راہ پر گامزن ہونے والے کے لیے سلامتی کی دُعا کی۔

• جن کو اسلام کی دعوت دی، اس وضاحت کے ساتھ کہ جو کچھ ان کی ملکیت ہے ان کے پاس رہے گا، اور ان کو ان کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی دعوتِ اسلام کا مقصد ہوسِ اقتدار، ہوسِ ملک گیری، ہوسِ مال وزر نہ تھا۔

• یہودیوں اور عیسائیوں پر زبردستی اسلام مسلط کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو غور وفکر کا موقع دے کر انسانیت کے معیارات کی بنیاد پر حق و باطل میں فرق کرنے کا موقع دیا۔

• حضرت معاذ بن جبلؓ سے فرمایا:

''اہلِ کتاب تم سے پوچھیں گے، جنت کی کنجی کیا ہے؟ تم کہنا اس بات کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی اور ہستی قابلِ عبادت نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔'' (۱۰۱)

• کفار ومشرک جنہوں نے انسانوں کو اپنا مطیع، غلام، دستِ نگر بنایا تھا کو علی الاعلان کہا کہ ان غیر انسانی افعال سے باز آ کر انسانیت کی عالمگیر سچائی (اسلام) کی طرف آؤ۔

• آپ ﷺ نے کہا: میرا دین وہاں تک پھیلے گا جہاں تک چوپائے اور گھوڑے جاسکتے ہیں۔ (۱۰۲)

یہ نہیں کہا کہ: میرا جھنڈا وہاں تک لہرائے گا جہاں تک چوپائے اور گھوڑے جاسکتے ہیں۔''

• مسیلمہ کذاب کو لکھا: ''ملک تو اللہ ہی کا ہے جس کو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور انجام کار پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔'' (۱۰۳)

• آپ ؐ نے سفیروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت کی۔

• مسیلمہ کذاب کے سفیر نے مسیلمہ کو رسول اللہ کہا تو آپ نے جواب دیا: ''اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم کو قتل کر دیتا''۔ (۱۰۴)

جب کہ اس کے مقابلے میں مسیلمہ کذاب نے حبیب بن زید بن ثابتؓ کو گرفتار کیا اور ان کا ایک ایک عضو کاٹتے رہے۔ (۱۰۵)

• ذی العلاحمیری کے نام آپ کا خط پہنچا تو اس کی کیفیت یہ تھی کہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا اور لوگوں سے سجدے کرواتا تھا، آپ ؐ کے نامۂ مبارک کا اعجاز ہوا کہ اس نے اسی وقت اہلیہ اور زوعمر سمیت اسلام قبول کیا اور اسی دن ۱۸۰۰۰ (اٹھارہ ہزار) غلاموں کو آزاد کیا''۔ (۱۰۶)

حاصلِ مطالعہ

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں آپ ﷺ کے مفاہمتی عمل اور حکمتِ عملی کی تشریح و توضیح جاننے کے بعد جو نکات سامنے آتے ہیں اور جن کی بنیاد پر مفاہمت کیلئے پائیدار حکمت عملی تشکیل دی جاسکتی ہے' وہ درج ذیل ہیں:

کسی بھی ایسے مفاہمتی عمل میں شرکت یا اس کی توثیق نہیں کی جائیگی' جو قرآن وسنت کے منافی ہو۔

مفاہمت کا اساسی مقصد عالمگیر انسانی معاشرے کی تشکیل ہوگا اور کسی بھی ریاست کے ذاتی مفادات کو نقصان نہیں پہنچایا جائیگا۔

اسلامی ریاست قرآن وسنت کی بنیاد پر مفاہمتی عمل میں شریک ہوگی' اگر قرآن وسنت میں صریح حکم نہ ہو تو شوریٰ (پارلیمنٹ) سے رجوع کیا جائے گا' اور باہمی مشاورت سے تمام فیصلے عمل میں لائے جائیں گے۔ فردِ واحد قوم یا ریاست کی تقدیر کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

حکمران کا دوسری ریاست سے کسی قسم کا تعلق تسلیم نہیں کیا جائے گا' بلکہ تعلق ریاست کا ریاست سے تصور ہوگا۔ کوئی بھی حکمران ذاتی تعلق کی خاطر ریاست کے مفادات کو متاثر نہیں کرسکتا۔

کسی بھی ریاست کے ساتھ مفاہمت' دین و ریاست کی ضروریات کو مدِنظر رکھ کر عمل میں لائی جائے گی۔ مفاہمت میں ریاست کی نظریاتی' جغرافیائی (بری' بحری' فضائی) اور اقتصادی مفادات کو ہر لحاظ سے مقدم رکھا جائے گا۔

ریاست (پارلیمنٹ) تمام حالات کا معروضی جائزہ لے کر پیش بندی کرے گی' اور درج بالا و دیگر ضروری مفادات کو مقدم رکھ کر مفاہمتی عمل کی توثیق کرے گی۔

ریاست کے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان بہت ضروری ہے' اور دور اندیشی' منصوبہ بندی کے ذریعے ترجیحات و ضروریات کا تعین کر کے ریاست کے مفادات کو ہر لحاظ سے مقدم رکھا جائے گا۔

معاہدے کا وقت اور مقام متعین ہو' اور اس پر پابندی ہر لحاظ سے یقینی بنائی جائے۔

مفاہمت کا مقصد توسیع پسندی' دوسروں کے وسائل پر قبضہ اور ان کے جان و مال کو خطرے سے دوچار کرنا نہ ہو۔

مفاہمت پر فریقِ دوم کی طرف سے عمل درآمد نہ کرنے کا احتمال ہو تو (چار مہینے قبل/ فی الفور نوٹس میں لاکر) الگ ہونے کا اعلان کیا جائے۔

معاہدات کا مقصد خیر خواہی ہو' نہ کہ دوسروں کو زیردست' مطیع اور فرمان بردار بنانا۔

ہمسایوں سے اچھے تعلقات کو ممکنہ حد تک یقینی بنانا' کسی طاقتور کی طرف سے پیش قدمی کا امکان/ اندیشہ ہو تو مشترکہ مفادات کی بنیاد پر دوسرے ممالک سے معاہدات کیے جاسکتے ہیں۔

خفیہ معاہدات سے حتی الامکان احتراز کیا جائے' تاہم انتہائی ضرورت کے تحت جو بھی معاہدہ کیا جائے وہ اسلامی قانون

مفاہمت ومعاہدہ کے عین مطابق ہو۔اور کوئی بھی شق اس کے منافی نہ ہو۔

معاہدات پر ہر لحاظ سے عمل درامد یقینی بنایا جائے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی گرفت سے بچا جاسکے' علاوہ ازیں دنیا کو بھی حسنِ عمل کی سچی تصویر پیش کی جاسکے۔

معاہدات واضح' غیر مبہم اور صاف ستھرے ہوں تاکہ کوئی بھی فریق اس کی تشریح اپنی مرضی اور منشا کے مطابق نہ کر سکے' بلکہ تمام ان پر یکساں عمل کر سکیں۔

غیر مسلم ممالک کے ساتھ معاہدات میں مدت کے تعین کے ساتھ ساتھ تجدید و تنسیخ کے معاملات بھی واضح ہوں' اگرچہ اسلامی ملک کے لیے وہ پہلے سے معلوم ہی کیوں نہ ہوں۔

معاہدات میں عدل وانصاف' رواداری' حسن سلوک' مرّوت کے جذبات کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔

معاہدے کے مبادیات پر عدم تعمیل کی صورت میں فریق دوم کو نوٹس دے کر الگ ہونا ضروری ہے۔

اسلام کفار' اہلِ کتاب سے مشروط معاہدوں کی اجازت دیتا ہے مگر چونکہ فطرتاً وہ ناقابلِ اعتماد ہوتے ہیں' اس لیے ان سے مستقل دوستی گھاٹے کا سودا ہوگا۔اور اس سے ممکنہ طور پر بچنا بہتر ہوگا۔

معاہدہ آزادانہ ومنصفانہ ہونا چاہیے نہ کہ فریقِ دوم کو مجبور کیا جائے یا ان کے حقوق کی نفی کی جائے۔

اسلام الفاظ کے گورکھ دھندوں کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ عمل کے معیار ہی سے کسی معاہدے کو پرکھتا ہے' اس لیے اگر فریقِ دوم کا عمل قرینِ انصاف نہ ہو تو ایسے معاہدوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

باہمی رضامندی کی بنیاد پر ترمیم کی جاسکتی ہے۔

معاہدات پر فریقین کے دستخط موجود ہوں' اور ہر کسی پر واضح ہوں۔

معاہدے پر عمل درامد ہر لحاظ سے یقینی بنانا چاہیے اور کسی مصلحت اور مفاد کو درمیان میں نہیں لانا چاہیے۔

اسلام ایسے معاہدے کی توثیق کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ریاست کی خود مختاری متاثر کرتا ہو۔

بمصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

حواشی /حوالے

۱۔ مصباح اللغات' مرتبہ ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مکتبہ امدادیہ ملتان' سن ندارد' ص ۶۴۸

۲۔ اردو لغت' اردو لغت بورڈ' کراچی' جلد نمبر ۱۸' ۲۰۰۲' ص ۳۹۷

۳۔ اسلامی ریاست' ڈاکٹر حمید اللہ' الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب' اردو بازار لاہور ۱۹۹۹' ص ۱۴۸' ۱۴۹

۴۔ فیروز اللغات' مولوی فیروز الدین' فیروز سنز' لاہور' ص ۲۷۲

۵۔ فیروز اللغات' مولوی فیروز الدین' فیروز سنز' لاہور' ص ۵۷۳

6.Gem Practical Dictionary 'compiled by M.Raza ul Haq Badakhshani'Azhar Publishers,urdu bazar'Lahore p589

7.International relations 'by Parkash chander,Common bookhive(P)Ltd,Delhe p539

۹۔رسول اللہ ﷺ کی سیاست خارجہ' پروفیسر محمد صدیق قریشی' شیخ غلام علی اینڈ سنز' لاہور طبع سوم ۱۹۸۷' ص ۱۱

10.International relations 'by Parkash chander p539,540

۱۱۔رسول اللہ ﷺ کی سیاست خارجہ' پروفیسر محمد صدیق قریشی' ص ۶　۱۲۔اسلامی ریاست' ڈاکٹر حمید اللہ' ۱۵۷' ۱۵۸

۱۳۔اسلامی ریاست' ڈاکٹر حمید اللہ' ۱۵۲　۱۴۔اسلامی ریاست' ڈاکٹر حمید اللہ' ۱۵۵

۱۵۔اتحاد اسلامی: قرآن' سنت اور عقل کی روشنی میں' ابرار خٹک' سہ ماہی المعارف' ادارہ ثقافت اسلامی' لاہور' جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰' ص ۵۱

۱۶۔قرآن الحجرات: ۱۳　۱۷۔القرآن ۳: ۶۳　۱۸۔القرآن ۵: ۳۲　۱۹۔القرآن ۵: ۱۶

۲۰۔ایرانی ادب' ڈاکٹر ظہور الدین احمد' مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان' اسلام آباد' ۱۹۹۶' ص ۱۴۲

۲۱۔گلستان' شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی' مترجم مولانا ظہیر الدین' مکتبہ شرکت علمیہ ملتان' سن ندارد' ص ۶۰

۲۲۔اتحاد اسلامی: قرآن' سنت اور عقل کی روشنی میں' ابرار خٹک' سہ ماہی المعارف' جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰' ص ۵۲

۲۳۔القرآن: الاحزاب: ۲۱　۲۴۔خطبات مدراس' سید سلیمان ندویؒ' ادارہ اسلامیات' لاہور' اکتوبر ۱۹۸۳' ص ۸۳' ۸۴

۲۵۔القرآن: البقرہ ۱۲۷' ۱۲۸　۲۶۔سیرت النبی' علامہ شبلی نعمانی' دارالاشاعت' کراچی ۱۹۵۸' جلد ششم ص ۲۴

۲۷۔سیرت النبی' علامہ شبلی نعمانی' جلد ششم' ص ۲۶　۲۸۔القرآن: ۷: ۱۵۸　۲۹: مسند: ۴: ۳۱۶　۳۰: بخاری: ۱/ ۸۶

۳۱۔القرآن: ۲۱: ۱۰۷　۳۲۔انسان کامل' ڈاکٹر خالد علوی' الفیصل ناشران و تاجران کتب' اردو بازار لاہور' ۲۰۰۲' ص ۶۸۷

۳۳۔خطبات مدراس' سید سلیمان ندوی' ص ۱۰۲　۳۴۔القرآن: ۵: ۸　۳۵۔القرآن: ۴: ۱۳۵

۳۶: القرآن: ۲: ۱۳۷　۳۷: القرآن: ۵: ۵۱　۳۸: القرآن: ۵: ۵۱

۳۹: القرآن: ۵: ۵۷　۴۰: القرآن: ۵: ۱　۴۱: القرآن: ۸: ۵۸' ۵۵　۴۲: القرآن: ۹: ۴

۴۳: القرآن: ۸: ۵۸　۴۴: القرآن: ۹: ۱۹' ۲　۴۵: القرآن: ۹: ۸' ۷　۴۶: القرآن: ۹: ۱۲' ۱۳

۴۷: بخاری' کتاب الجزیہ　۴۸: مشکوٰۃ' باب الاکبائر و نفاق　۴۹: مشکوٰۃ' باب الایمان　۵۰: مشکوٰۃ' باب الصلح

۵۱: طبقات ابن سعد' حصہ اول' ترجمہ علامہ عبداللہ نفیس اکیڈمی' کراچی' ۱۹۹۶' ص ۵۳

۵۲: اسلام کا نظام حکومت' مولانا حامد الانصاری' الفیصل ناشران و تاجران کتب' اردو بازار لاہور' ۱۹۹۹' ص ۳۵۷

۵۳: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' مکتبہ تفہیم القرآن' مردان' ۲۰۰۲' ۵۳　۵۴: خطبات مدراس' سید سلیمان ندویؒ' ص ۸۳

۵۵: ترمذی' ابواب فضائل القرآن　۵۶: المستدرک' جلد ا' ص ۳۷　۵۷: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' ۲۸۵

۵۸: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' ۲۵۵　۵۹: القرآن: العمران: ۱۵۹　۶۰: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' ۲۸۸

۶۱: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' ۲۹۴　۶۲: ایضاً　۶۳: مجمع الزوائد: ۸: ۱۷　۶۴: ترمذی باب الجہاد

۶۵: قرطبی ص ۲۰۱　۶۶: اسلامی سیاست' مولانا گوہر رحمان' ۲۹۹　۶۷: اسلام کا نظام حکومت' مولانا حامد الانصاری' ۳۰۱

۶۸: سیرت مصطفیٰ' مولانا محمد ادریس کاندھلوی' مکتبہ الخلیل' اردو بازار لاہور' سن ندارد' جلد اول' ص ۶۸

۶۹: طبقات ابن سعد، حصہ اول، ص ۱۲۸، ۱۲۸
۷۰: سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۱۱۶
۷۱: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ۹۲
۷۲: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۳۵۸
۷۳۔ سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۱۳۷
۷۴: کلیات اقبال، علامہ محمد اقبال، اقبال اکیڈمی لاہور، ص ۲۹۹، ۳۰۰
۷۵۔۔۔ اتحادِ اسلامی: قرآن، سنت اور عقل کی روشنی میں، ابرار خٹک، سہ ماہی المعارف، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰، ص ۵۲
۷۶۔۔ اسلامی ریاست، ڈاکٹر حمید اللہ، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، اردو بازار لاہور ۱۹۹۹
۷۷: سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۴۷
۷۸: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۹۴
۷۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۶۱
۸۰: طبقات ابن سعد، حصہ اول، ص ۳۲۱
۸۱: ایضاً
۸۲: ایضاً، ۴۵۴، ۴۵۵
۸۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱
۸۴: القرآن، انفال: ۱۰
۸۵: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۲۹۵
۸۶: اسلامی سیاست، مولانا گوہر رحمان، ص ۱۹۲
۸۷: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۸۸
۸۸: اسلامی سیاست، مولانا گوہر رحمان، ص ۳۶۳
۸۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۸۸
۹۰: القرآن: الفتح: ۲۴
۹۱: القرآن: الفتح: ۱۸
۹۲: سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانی، ۲۶۴
۹۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۱، ۲۰۲
۹۴: القرآن: الفتح: ۱
۹۵:: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۳۶۴
۹۶:: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۹
۹۷: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۶
۹۸: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۳۶۵
۹۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۹۵
۱۰۰: قرآن الحجرات: ۱۳
۱۰۱: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۵۳
۱۰۲: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۴۳
۱۰۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۵۰
۱۰۴ اسیرتِ ابن ہشام، حصہ دوم، ۳۷۳
۱۰۵: ایضاً
۱۰۶: رحمت اللعالمین، قاضی سلیمان پوری، جلد اول، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص ۲۱۱